

اے جے کے بورڈ فرسٹ ایئر معاشیات

اردو نوٹس تمام ابواب

1 ,

کسی کتاب کی نقل ہیں، نہ لیک شدہ پرچہ ہیں اور نہ کسی سوال کے آنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

یہ نوٹس صرف مطالعے اور دہرائی کے لیے ہیں۔ یہ سرکاری نوٹس نہیں ہیں، نہ

معاشیات اردو نوٹس، تمام ابواب، مکمل سوالات و جوابات

اے جے کے بورڈ فرسٹ ایئر

میں ہر طویل سوال کا جواب مکمل تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے، صرف نکات نہیں دیے گئے۔ طالب علم نے دکھائے تھے۔ باب 5 سے 11 معاشیات کے عام نصاب کے مطابق ہیں۔ اس نسخے سمجھانے کے لیے فرضی مثالیں ہیں۔ باب 1 سے 4 اس کتاب کے مندرجات کے مطابق ہیں جو شدہ پرچہ ہیں اور نہ کسی سوال کے آنے یا نمبر کی ضمانت دیتے ہیں۔ اعداد اور مثالیں صرف کے لیے ہیں۔ یہ سرکاری اے جے کے بورڈ نوٹس نہیں ہیں، نہ کسی کتاب کی نقل ہیں، نہ لیک یہ نوٹس اصل الفاظ میں تیار کیے گئے ہیں۔ یہ صرف مطالعے اور دہرائی

باب 1: معاشیات کی نوعیت اور وسعت

چھوا جا سکتا ہے، اور خدمات وہ کام ہیں جن سے فائدہ ملتا ہے مگر انہیں چھوا نہیں جا سکتا۔ ہیں اور وسائل کم ہیں، اسی کمی سے معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اشیا وہ چیزیں ہیں جنہیں پورا کرنے کے لیے محدود وسائل کے درمیان انتخاب کا علم ہے۔ انسان کی حاجتیں بہت زیادہ معاشیات انسان کی ضروریات اور ان کو

اہم نکات

بنیادی معاشی مسئلہ: لامحدود حاجتیں اور محدود وسائل۔

کہا، مارشل نے انسان کی فلاح پر زور دیا، اور رابنز نے کمیاب وسائل سے انتخاب کا علم بتایا۔

آدم سمتھ نے معاشیات کو دولت کا علم

معاشیات علم بھی ہے اور فن بھی، کیونکہ اس میں اصول بھی ہیں اور ان پر عمل بھی ہوتا ہے۔

معاشیات بتاتی ہے کہ حالات کیا ہیں، اور معیاری معاشیات بتاتی ہے کہ حالات کیا ہونے چاہییں۔

مثبت

معاشیات ایک حصے کا مطالعہ کرتی ہے، اور کلی معاشیات پورے نظام کا مطالعہ کرتی ہے۔

جزوی

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

کو پورا کیا جائے اور کس کو چھوڑا جائے، اور یہی انتخاب معاشیات کا بنیادی موضوع ہے۔
لیے کافی نہیں ہوتے۔ اس کمی کی وجہ سے انسان کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ پہلے کس حاجت
خوراک، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج چاہتا ہے، مگر وقت، آمدنی اور زمین جیسے وسائل سب کے
ہے کہ انسان کی حاجتیں لامحدود ہیں جبکہ ان کو پورا کرنے کے وسائل محدود ہیں۔ ہر شخص
سوال: معاشی مسئلہ کیوں پیدا ہوتا ہے؟ جواب: معاشی مسئلہ اس لیے پیدا ہوتا

ہیں، مگر ان کی شکل مختلف ہوتی ہے، اسی لیے معاشیات میں ان کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر کا علاج، استاد کی پڑھائی اور ڈرائیور کی خدمت۔ دونوں انسان کی حاجتیں پوری کرتی
کام یا فائدہ ہیں جو کسی شخص کی محنت سے ملتا ہے مگر انہیں چھوا نہیں جا سکتا، جیسے
ہیں جنہیں دیکھا اور چھوا جا سکتا ہے، جیسے کتاب، کرسی اور روٹی، جبکہ خدمات وہ

سوال: اشیا اور خدمات میں کیا فرق ہے؟ جواب: اشیا وہ چیزیں

معیاری معاشیات رائے اور اقدار پر مبنی ہوتی ہے اور اس میں بہتری کی تجویز شامل ہوتی ہے۔
کی مدد ہونی چاہیے۔ مثبت معاشیات حقیقت بیان کرتی ہے اور اسے جانچا جا سکتا ہے، جبکہ

ہے، جبکہ معیاری معاشیات یہ بتاتی ہے کہ حالات کیا ہونے چاہییں، مثال کے طور پر غریبوں یہ بتاتی ہے کہ حالات اصل میں کیا ہیں، مثال کے طور پر قیمت بڑھنے سے طلب کم ہو جاتی

سوال: مثبت اور معیاری معاشیات میں کیا فرق ہے؟ جواب: مثبت معاشیات

ہے اور کلی مطالعہ مجموعی تصویر دکھاتا ہے، اور دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ جیسے قومی آمدنی، مجموعی روزگار اور عام قیمتوں کی سطح۔ جزوی مطالعہ تفصیل دیتا صنعت کی قیمت اور پیداوار، جبکہ کلی معاشیات پورے ملک یا پورے نظام کا مطالعہ کرتی ہے، جزوی معاشیات معیشت کے ایک حصے کا مطالعہ کرتی ہے، جیسے ایک فرد، ایک دکان یا ایک سوال: جزوی اور کلی معاشیات میں کیا فرق ہے؟ جواب:

بدل سکتا ہے۔ اس لیے معاشی قوانین کو عمومی رجحان سمجھا جاتا ہے، نہ کہ اٹل قانون۔ اور ہر حال میں درست نہیں ہوتے، کیونکہ انسان کا رویہ حالات، عادت اور آمدنی کے ساتھ طلب کے مطابق قیمت بڑھنے پر طلب کم ہوتی ہے۔ یہ قوانین قدرتی قوانین کی طرح سخت کی نوعیت کیا ہے؟ جواب: معاشی قوانین انسان کے رویے کے عمومی اصول ہیں، جیسے قانون سوال: معاشی قوانین

طویل سوالات اور مکمل جوابات

معاشیات صرف دولت کا علم نہیں ہے بلکہ انسان کے ہر انتخاب اور سماج کی فلاح کا علم ہے۔ ایک حکومت محدود بجٹ سے تعلیم اور صحت کے درمیان انتخاب کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ طور پر ایک طالب علم اپنی محدود آمدنی سے کتاب اور کاپی کے درمیان انتخاب کرتا ہے، اور اور معیاری دونوں پہلو شامل ہیں، اور جزوی اور کلی دونوں سطحیں شامل ہیں۔ مثال کے فن بھی ہے کیونکہ ان اصولوں پر عمل کر کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کی وسعت میں مثبت کی وسعت واضح ہوتی ہے۔ معاشیات علم بھی ہے کیونکہ اس میں اصول اور نظریے ہیں، اور

علم کہا، اور رابنز نے اسے کمیاب وسائل سے انتخاب کا علم کہا، اور ان تینوں تعریفوں سے اس ہوتی۔ آدم سمتھ نے اسے دولت کا علم کہا، مارشل نے اسے انسان کی فلاح اور روزمرہ زندگی کا کیسے پیدا کیا جائے اور کس کے لیے پیدا کیا جائے، کیونکہ ہر چیز سب کے لیے کافی نہیں انتخاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کی شروعات بنیادی سوال سے ہوتی ہے کہ کیا پیدا کیا جائے، جواب: معاشیات وہ علم ہے جو انسان کی لامحدود حاجتوں اور محدود وسائل کے درمیان سوال: معاشیات کی تعریف اور اس کی وسعت بیان کریں۔

مطالعہ صرف امتحان کے لیے نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر فیصلے کو بہتر بنانے کے لیے مفید ہے۔ زیادہ متاثر ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کی پالیسی بنا سکتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ معاشیات کا سماج پر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر حکومت یہ جانتی ہے کہ قیمت بڑھنے سے غریب لوگ کی مدد سے ٹیکس، روزگار اور قیمتوں کے بارے میں پالیسی بناتی ہے، جس کا اثر پورے فیصلہ کر سکتا ہے، جس سے اس کا نقصان کم ہوتا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ حکومت معاشیات ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کاروبار کرنے والا شخص قیمت، پیداوار اور طلب کو سمجھ کر بہتر وقت اور وسائل کا بہترین استعمال کرنا ہوتا ہے، اور معاشیات اس انتخاب میں رہنمائی کرتی کرنا سکھاتا ہے۔ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ روزمرہ زندگی میں ہر شخص کو اپنی آمدنی، کے مطالعے کے فوائد بیان کریں۔ جواب: معاشیات کا مطالعہ انسان کو سوچ سمجھ کر فیصلہ

سوال: معاشیات

کثیر الانتخابی سوالات

اور کم وسائل ب زیادہ وسائل ج کم حاجتیں د صرف دولت درست جواب: الف

معاشی مسئلے کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ الف زیادہ حاجتیں

کی مثال کون سی ہے؟ الف کتاب ب ڈاکٹر کا علاج ج کرسی د قلم درست جواب: ب

خدمات

بتاتی ہے؟ الف کیا ہونا چاہیے ب کیا ہے ج کیا اچھا ہے د کیا برا ہے درست جواب: ب

مثبت معاشیات کیا

ہے؟ الف ایک فرد کا ب پورے نظام کا ج ایک دکان کا د ایک فصل کا درست جواب: ب

کلی معاشیات کس کا مطالعہ کرتی

ب انسانی رویے کے عمومی اصول ج قانونی حکم د ریاضی کا قاعدہ درست جواب: ب

معاشی قوانین کس نوعیت کے ہوتے ہیں؟ الف سخت قدرتی قوانین

باب 2: رویہ صارف کا تجزیہ

ملنے والا اضافی فائدہ عام طور پر کم ہوتا جاتا ہے، اسے قانون تقلیل افادہ مختتم کہتے ہیں۔

ملتا ہے۔ جب کوئی شخص ایک ہی چیز کی زیادہ مقدار استعمال کرتا ہے تو ہر اگلی اکائی سے

اشیا اور خدمات استعمال کرتا ہے۔ افادہ وہ فائدہ یا اطمینان ہے جو کسی چیز کے استعمال سے

صارف وہ شخص ہے جو

اہم نکات

صارف عقلی فیصلہ کرتا ہے، یعنی وہ اپنی آمدنی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ لینا چاہتا ہے۔

صارف اپنی آمدنی اس طرح خرچ کرتا ہے کہ ہر چیز کی آخری اکائی سے برابر فائدہ ملے۔

قانون مساوی افادہ مختتم کے مطابق

صارف کا توازن وہ حالت ہے جس میں وہ اپنی خریداری بدلنا نہیں چاہتا۔

عدم ترجیح کے خطوط وہ ترکیبیں دکھاتے ہیں جن سے صارف کو برابر اطمینان ملتا ہے۔

عدم ترجیح کا نقشہ کئی خطوط کا مجموعہ ہے، اور اوپر والا خط زیادہ اطمینان دکھاتا ہے۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

جبکہ پیاس بجھ جانے کے بعد پانی کا فائدہ کم ہو جاتا ہے، اور یہی افادے کا بنیادی خیال ہے۔
سکتی ہے۔ مثال کے طور پر پیاسے شخص کے لیے پانی کا پہلا گلاس بہت زیادہ فائدہ دیتا ہے،
اسی لیے ایک ہی چیز ایک شخص کے لیے زیادہ فائدہ مند اور دوسرے کے لیے کم فائدہ مند ہو
کو ملتا ہے۔ یہ چیز کی جسمانی صفت نہیں ہے بلکہ انسان کی حاجت پوری ہونے کا احساس ہے،
سوال: افادہ کیا ہے؟ جواب: افادہ وہ فائدہ یا اطمینان ہے جو کسی چیز کے استعمال سے انسان

ہے، مگر یہ اس صورت میں درست ہوتا ہے جب چیز ایک جیسی ہو اور استعمال مسلسل ہو۔
کیونکہ اس کی بھوک کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ قانون روزمرہ زندگی میں عام طور پر دیکھا جاتا
سے بہت زیادہ اطمینان ملتا ہے، دوسری روٹی سے کم، اور تیسری روٹی سے اس سے بھی کم،
فائدہ پہلی اکائی کے مقابلے میں کم ہوتا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بھوکے شخص کو پہلی روٹی
ایک ہی چیز کی زیادہ مقدار مسلسل استعمال کرتا ہے تو ہر اگلی اکائی سے ملنے والا اضافی
تقلیل افادہ مختتم کیا ہے؟ جواب: قانون تقلیل افادہ مختتم کے مطابق جب کوئی شخص

سوال: قانون

وہ ایک چیز زیادہ لے گا تو دوسری کم کرنی پڑے گی جس سے اس کا اطمینان کم ہو جائے گا۔
کہ دونوں کی آخری اکائی سے برابر فائدہ مل رہا ہے تو وہ اسی ترکیب پر قائم رہے گا، اور اگر
رہا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص نے اپنی آمدنی کتاب اور کاپی پر اس طرح خرچ کی ہے
چاہتا، کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اس کی موجودہ خریداری سے اسے زیادہ سے زیادہ اطمینان مل

صارف اپنی آمدنی اور قیمتوں کو دیکھتے ہوئے اپنی خریداری میں کوئی تبدیلی کرنا نہیں

سوال: صارف کا توازن کیا ہے؟ جواب: صارف کا توازن وہ حالت ہے جس میں

میں سے کسی ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتا، کیونکہ اس کے لیے دونوں برابر ہیں۔

تو یہ دونوں ترکیبیں ایک ہی خط پر ہوں گی۔ اس خط کا مطلب یہ ہے کہ صارف ان ترکیبوں دو کتابیں اور ایک کاپی سے اتنا ہی اطمینان ملتا ہے جتنا ایک کتاب اور تین کاپیوں سے ملتا ہے، ترکیبوں کو دکھاتا ہے جن سے صارف کو برابر اطمینان ملتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کو

سوال: عدم ترجیح کا خط کیا دکھاتا ہے؟ جواب: عدم ترجیح کا خط دو چیزوں کی ان

چیز سے زیادہ فائدہ ملتا ہے اسے زیادہ خریدے گا، تاکہ اس کی مجموعی خوشی زیادہ ہو۔

چیز کی قیمت زیادہ ہے مگر اس سے فائدہ کم ہے تو عقلی صارف اسے کم خریدے گا، اور جس

اپنی آمدنی اس طرح خرچ کرتا ہے کہ ہر روپے سے برابر فائدہ ملے۔ مثال کے طور پر اگر ایک

حاصل کرنا ہے۔ وہ ہر چیز کی قیمت اور اس سے ملنے والے فائدے کا موازنہ کرتا ہے اور

مقصد کیا ہے؟ جواب: عقلی صارف کا مقصد اپنی محدود آمدنی سے زیادہ سے زیادہ اطمینان

سوال: عقلی صارف کا

طویل سوالات اور مکمل جوابات

ہر چیز کی مناسب مقدار استعمال کرنی چاہیے، کیونکہ زیادہ مقدار سے فائدہ کم ہوتا جاتا ہے۔

استعمال مسلسل ہو اور صارف کی ذائقہ یا حالت میں تبدیلی نہ آئے۔ نتیجہ یہ ہے کہ صارف کو

فائدہ کے بجائے تکلیف بھی ہو سکتی ہے۔ اس قانون کی ایک شرط یہ ہے کہ چیز ایک جیسی ہو،

تیسری روٹی سے اطمینان اور بھی کم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ زبردستی چوتھی روٹی کھائے تو اسے

ہے، دوسری روٹی سے اسے پہلی سے کم اطمینان ملتا ہے کیونکہ بھوک کچھ کم ہو گئی ہے، اور

طالب علم کو پہلی روٹی سے بہت زیادہ اطمینان ملتا ہے کیونکہ اس کی بھوک زیادہ ہوتی

پوری ہوتی ہے اور بعد کی اکائیوں کی ضرورت کم رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک بھوکے والا اضافی فائدہ کم ہوتا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی حاجت پہلی اکائی سے زیادہ کوئی شخص ایک ہی چیز کی زیادہ مقدار مسلسل استعمال کرتا ہے تو ہر اگلی اکائی سے ملنے تشریح کریں اور روزمرہ مثال دیں۔ جواب: قانون تقلیل افادہ مختتم کا مطلب یہ ہے کہ جب سوال: قانون تقلیل افادہ مختتم کی

کہ عدم ترجیح کے خطوط صارف کے انتخاب کو سمجھنے کا ایک سادہ اور مفید طریقہ ہیں۔ ہے، مگر زیادہ کتابیں اور زیادہ کاپیاں والی ترکیب اسے زیادہ اطمینان دے گی۔ نتیجہ یہ ہے کتابیں اور کاپیاں خریدتا ہے تو وہ ان کی مختلف ترکیبوں سے برابر اطمینان حاصل کر سکتا بڑھانے کے لیے دوسری چیز کی کم مقدار چھوڑنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص کہ یہ خطوط اصل محور کی طرف محدب ہوتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ایک چیز کی مقدار دکھاتا ہے، کیونکہ اس پر دونوں چیزوں کی زیادہ مقدار ہوتی ہے۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ مطلب نکلے گا جو ممکن نہیں ہے۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اوپر والا خط زیادہ اطمینان کیونکہ اگر دو خط ایک دوسرے کو کاٹیں تو ایک ہی ترکیب سے دو مختلف اطمینان ملنے ہے تاکہ اطمینان برابر رہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ خطوط ایک دوسرے کو نہیں کاٹتے، ہوتے ہیں، کیونکہ اگر ایک چیز کی مقدار بڑھائی جائے تو دوسری چیز کی مقدار کم کرنی پڑتی کریں۔ جواب: عدم ترجیح کے خطوط کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نیچے کی طرف ڈھلوان سوال: عدم ترجیح کے خطوط کی خصوصیات بیان

کثیر الانتخابی سوالات

افادہ کا مطلب کیا ہے؟ الف قیمت ب اطمینان ج آمدنی د بچت درست جواب: ب

ہوتا ہے؟ الف بڑھتا ہے ب کم ہوتا ہے ج برابر رہتا ہے د ختم نہیں ہوتا درست جواب: ب
زیادہ استعمال پر اضافی فائدہ کیا

چاہے ب جب قیمت صفر ہو ج جب آمدنی صفر ہو د جب چیز نہ ملے درست جواب: الف
صارف کا توازن کب ہوتا ہے؟ الف جب وہ خریداری بدلنا نہ

ہے؟ الف کم اطمینان ب زیادہ اطمینان ج برابر قیمت د کم قیمت درست جواب: ب
عدم ترجیح کا اوپر والا خط کیا دکھاتا

الف زیادہ خرچ ب زیادہ سے زیادہ فائدہ ج کم خریداری د قرض لینا درست جواب: ب
عقلی صارف کا مقصد کیا ہے؟

3: معاشیات میں زیر استعمال شماریات اور ریاضی کے بنیادی آلات کار

باب

کے برابر ہونے کا بیان ہے، اور جدول بندی اعداد کو صاف جدول میں ترتیب دینے کا طریقہ ہے۔
اور غیر مسلسل متغیر صرف پوری گنتی لیتا ہے، جیسے افراد کی تعداد۔ مساوات دو مقداروں
ہے جو ایک جیسی رہتی ہے۔ مسلسل متغیر کسی بھی درمیانی قیمت لے سکتا ہے، جیسے وزن،
متغیر وہ مقدار ہے جو بدل سکتی ہے، اور مستقل وہ مقدار

اہم نکات

طابعی متغیر وہ ہے جو بدلتا ہے، اور غیر طابعی متغیر اس پر اثر ڈال سکتا ہے۔
مستقل یا پیرامیٹر وہ قیمت ہے جو ایک مسئلے میں ایک جیسی رکھی جاتی ہے۔

درجی مساوات میں متغیر کی طاقت ایک ہوتی ہے، اور دو درجی مساوات میں دو ہوتی ہے۔
ایک

ہم زمان مساواتیں ایک ساتھ حل کی جاتی ہیں۔

شماریاتی مواد کو جدول میں لانا اسے سمجھنے اور موازنہ کرنے میں آسان بناتا ہے۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

منڈی کے حالات پر اثر پڑتا ہے، اور ان کے رشتے کو سمجھ کر بہتر پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔
معاشیات میں متغیر کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی تبدیلی سے انسان کے فیصلوں اور
کی قیمت ایک دن کم اور دوسرے دن زیادہ ہو سکتی ہے، اسی لیے قیمت کو متغیر کہا جاتا ہے۔
حالات میں بدل سکتی ہے، جیسے قیمت، آمدنی، پیداوار اور طلب۔ مثال کے طور پر ایک چیز

سوال: متغیر کیا ہے؟ جواب: متغیر وہ مقدار ہے جو مختلف

سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ ان کے اعداد کو جمع کرنے اور دکھانے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔
اور دکانوں کی تعداد، کیونکہ آدھا شخص یا آدھی کتاب کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ اس فرق کو
ہے، جبکہ غیر مسلسل متغیر صرف پوری گنتی لیتا ہے، جیسے افراد کی تعداد، کتابوں کی تعداد
ہے، جیسے وزن، لمبائی اور درجہ حرارت، کیونکہ ان کی قیمت اعشاریہ میں بھی ہو سکتی
متغیر میں کیا فرق ہے؟ جواب: مسلسل متغیر وہ ہے جو کسی بھی درمیانی قیمت لے سکتا

سوال: مسلسل اور غیر مسلسل

بنانے میں مدد دیتا ہے، کیونکہ اس سے صرف بدلنے والی مقداروں پر توجہ دی جا سکتی ہے۔
چاہے قیمت یا آمدنی بدل جائے۔ مستقل کو پیرامیٹر بھی کہا جاتا ہے، اور یہ مسئلے کو سادہ
ٹیکس کی شرح دس فیصد فرض کی گئی ہے تو اس مسئلے کے دوران یہ شرح مستقل رہے گی،

یا ایک مدت میں ایک جیسی رہتی ہے اور بدلتی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک مسئلے میں

سوال: مستقل کیا ہے؟ جواب: مستقل وہ قیمت ہے جو ایک مسئلے

میں لانے سے ان کے درمیان رشتہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے، اور غلطی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

ہیں اور کس میں کم ہیں۔ معاشیات میں بھی قیمت، پیداوار اور آمدنی کے اعداد کو جدول

کے نمبر ایک جدول میں لکھے ہوں تو یہ دیکھنا آسان ہو جاتا ہے کہ کس مضمون میں نمبر زیادہ

وار اور موازنہ کے قابل ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک طالب علم کے مختلف مضامین

مفید ہے؟ جواب: جدول بندی اس لیے مفید ہے کہ اس سے بکھرے ہوئے اعداد صاف، ترتیب

سوال: جدول بندی کیوں

کی مساوات سے اس کی طلب کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، جو فیصلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ہے جب دوسری مقدار معلوم ہو۔ مثال کے طور پر اگر ایک چیز کی قیمت معلوم ہو تو طلب

واضح انداز میں لکھا جا سکتا ہے، اور ان سے کسی ایک مقدار کی قیمت معلوم کی جا سکتی

طلب کی مقدار قیمت پر منحصر ہوتی ہے۔ مساوات کی مدد سے معاشی رشتوں کو مختصر اور

مساوات کیا ہے؟ جواب: مساوات دو مقداروں یا دو اظہاروں کے برابر ہونے کا بیان ہے، جیسے

سوال:

طویل سوالات اور مکمل جوابات

ہو جاتا ہے کہ کون سی مقدار بدل رہی ہے اور کون سی مقدار اس تبدیلی کی وجہ بن رہی ہے۔

ہے اور طلب طابعی متغیر ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ متغیر کی قسم جاننے سے یہ سمجھنا آسان

مثال کے طور پر اگر قیمت بڑھتی ہے تو طلب کم ہو جاتی ہے، اس میں قیمت غیر طابعی متغیر

قسم غیر طابعی متغیر ہے جو دوسری مقدار پر اثر ڈالتا ہے، جیسے قیمت طلب پر اثر ڈالتی ہے۔

ہے جو دوسری مقدار پر منحصر ہوتا ہے، جیسے طلب قیمت پر منحصر ہوتی ہے، اور چوتھی

پانچ یا چھ ہو سکتی ہے مگر پانچ اعشاریہ پانچ نہیں ہو سکتی۔ تیسری قسم طابعی متغیر جو صرف پوری گنتی لیتا ہے، جیسے ایک خاندان میں افراد کی تعداد، کیونکہ افراد کی تعداد سکتا ہے اور ساٹھ اعشاریہ پانچ کلوگرام بھی ہو سکتا ہے۔ دوسری قسم غیر مسلسل متغیر ہے درمیانی قیمت لے سکتا ہے، جیسے وزن اور درجہ حرارت، کیونکہ وزن ساٹھ کلوگرام بھی ہو ان کو سمجھنا معاشی تجزیے کے لیے ضروری ہے۔ پہلی قسم مسلسل متغیر ہے جو کسی بھی متغیر کی اقسام بیان کریں اور ہر ایک کی مثال دیں۔ جواب: متغیر کی کئی اقسام ہیں، اور سوال:

بندی دونوں معاشیات کے بنیادی اوزار ہیں جو پیچیدہ اعداد کو سادہ اور قابل فہم بناتے ہیں۔ بے کہ قیمت کس سال زیادہ بڑھی اور کس سال کم ہوئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ مساوات اور جدول کے طور پر اگر مختلف سالوں کی قیمتوں کو جدول میں لکھا جائے تو یہ دیکھنا آسان ہو جاتا صاف اور ترتیب وار ہو جاتے ہیں، ان کا موازنہ آسان ہو جاتا ہے، اور غلطی کم ہوتی ہے۔ مثال ساتھ حل کر کے توازن قیمت معلوم کی جاتی ہے۔ جدول بندی کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اعداد زمان مساواتیں ہیں جو ایک ساتھ حل کی جاتی ہیں، جیسے طلب اور رسد کی مساواتیں ایک بے جس میں متغیر کی طاقت دو ہوتی ہے، اور اس کا گراف خمیدہ ہوتا ہے۔ تیسری قسم ہم یہ مساوات سیدھی لکیر کی شکل میں دکھائی جا سکتی ہے۔ دوسری قسم دو درجی مساوات مساوات ہے جس میں متغیر کی طاقت ایک ہوتی ہے، جیسے قیمت اور طلب کا سادہ رشتہ، اور کی اقسام اور جدول بندی کا فائدہ بیان کریں۔ جواب: مساوات کی پہلی قسم ایک درجی

سوال: مساوات

کثیر الانتخابی سوالات

ایک جیسی قیمت ب بدلنے والی مقدار ج صرف عدد د صرف لفظ درست جواب: ب

متغیر کی تعریف کیا ہے؟ الف

قسم کا متغیر ہے؟ الف غیر مسلسل ب مسلسل ج مستقل د پیرامیٹر درست جواب: ب

وزن کس

کا متغیر ہے؟ الف مسلسل ب غیر مسلسل ج طابعی د غیر طابعی درست جواب: ب

افراد کی تعداد کس قسم

مساوات میں متغیر کی طاقت کیا ہے؟ الف دو ب ایک ج تین د صفر درست جواب: ب

ایک درجی

اعداد صاف اور موازنہ کے قابل بنانا ج اعداد بڑھانا د اعداد کم کرنا درست جواب: ب

جدول بندی کا فائدہ کیا ہے؟ الف اعداد چھپانا ب

باب 4: طلب

ہوتی ہے، اور طلب میں تبدیلی آمدنی، ذائقہ یا دوسری چیزوں کی قیمت بدلنے سے ہوتی ہے۔

پر طلب بڑھتی ہے۔ خط طلب اس رشتے کو دکھاتا ہے۔ طلب میں حرکت قیمت کی تبدیلی سے

ہو۔ قانون طلب کے مطابق قیمت بڑھنے پر طلب عام طور پر کم ہوتی ہے، اور قیمت کم ہونے

وہ مقدار ہے جو خریدار ایک خاص قیمت پر ایک خاص وقت میں خریدنے کے لیے تیار اور قابل

طلب

اہم نکات

طلب کے لیے خواہش کے ساتھ خریدنے کی طاقت بھی ضروری ہے۔

طلب کی لچک بتاتی ہے کہ قیمت بدلنے پر طلب کتنی بدلتی ہے۔

ہے، نقطی لچک ایک نقطے پر ناپی جاتی ہے، اور آمدنی لچک آمدنی کی تبدیلی کا اثر بتاتی ہے۔

قیمتی لچک قیمت کی تبدیلی کا اثر بتاتی

مقاطع لچک ایک چیز کی قیمت بدلنے پر دوسری چیز کی طلب کا اثر بتاتی ہے۔

لچک کا عملی فائدہ کاروبار اور حکومت کو قیمت اور ٹیکس کے فیصلے میں مدد دیتا ہے۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

تو اس کی طلب دو کاپیاں ہو گی، اور اگر قیمت کم ہو جائے تو وہ زیادہ کاپیاں خرید سکے گا۔
طور پر اگر ایک طالب علم کے پاس سو روپے ہیں اور وہ اس قیمت پر دو کاپیاں خرید سکتا ہے
چاہتا ہے مگر اسے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کی خواہش طلب نہیں بنتی۔ مثال کے
بھی رکھتا ہو۔ صرف خواہش کو طلب نہیں کہا جاتا، کیونکہ اگر ایک شخص مہنگی گاڑی
ایک خاص قیمت پر ایک خاص وقت میں خریدنے کے لیے تیار بھی ہو اور اس کی استطاعت
سوال: طلب کیا ہے؟ جواب: طلب وہ مقدار ہے جو خریدار

وہ زیادہ کاپیاں خریدے گا۔ یہ رشتہ الٹا ہے، اسی لیے خط طلب نیچے کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے۔
سے بیس روپے ہو جائے تو طالب علم کم کاپیاں خریدے گا، اور اگر قیمت پانچ روپے ہو جائے تو
بے اور کم قیمت پر زیادہ خریدنا چاہتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک کاپی کی قیمت دس روپے
ہوتی ہے اور قیمت کم ہونے پر طلب بڑھتی ہے، کیونکہ زیادہ قیمت پر خریدار کم خریدنا چاہتا
طلب کے مطابق اگر دوسری چیزیں ایک جیسی رہیں تو قیمت بڑھنے پر طلب عام طور پر کم

سوال: قانون طلب کیا ہے؟ جواب: قانون

آمدنی بڑھنے پر ہر قیمت پر طلب کا بڑھنا تبدیلی ہے، اور یہ فرق امتحان میں بہت اہم ہے۔
 طلب آگے یا پیچھے جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قیمت کم ہونے پر طلب کا بڑھنا حرکت ہے، جبکہ
 علاوہ کوئی دوسرا عامل بدلتا ہے، جیسے آمدنی، ذائقہ یا دوسری چیز کی قیمت، اور پورا خط
 خط طلب پر اوپر یا نیچے جاتا ہے، جبکہ طلب میں تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب قیمت کے
 ہے؟ جواب: طلب میں حرکت اس وقت ہوتی ہے جب صرف قیمت بدلتی ہے اور خریدار اسی

سوال: طلب میں حرکت اور تبدیلی میں کیا فرق

طلب کم لچکدار ہوتی ہے، کیونکہ نمک کی قیمت بڑھنے پر بھی لوگ اسے خریدنا کم نہیں کرتے۔
 عیش و آرام کی چیزوں کی طلب زیادہ لچکدار ہوتی ہے، جبکہ ضروری چیزوں جیسے نمک کی
 تبدیلی سے بھی طلب میں تھوڑی تبدیلی آئے تو طلب غیر لچکدار کہلاتی ہے۔ مثال کے طور پر
 سے طلب میں بہت زیادہ تبدیلی آئے تو طلب لچکدار کہلاتی ہے، اور اگر قیمت میں زیادہ
 قیمت یا آمدنی میں تبدیلی آنے پر طلب میں کتنی تبدیلی آتی ہے۔ اگر قیمت میں تھوڑی تبدیلی

سوال: طلب کی لچک کیا ہے؟ جواب: طلب کی لچک یہ بتاتی ہے کہ

کی چیزوں کی طلب کم ہو سکتی ہے، کیونکہ وہ اب بہتر چیز خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔
 پر آمدنی بڑھنے پر ایک شخص اچھی کتابیں زیادہ خرید سکتا ہے، جبکہ سستی اور کم معیار
 کہلاتی ہے، اور اگر آمدنی بڑھنے پر طلب کم ہوتی ہے تو وہ کمتر چیز کہلاتی ہے۔ مثال کے طور
 میں کتنی تبدیلی آتی ہے۔ اگر آمدنی بڑھنے پر کسی چیز کی طلب بڑھتی ہے تو وہ عام چیز
 سوال: آمدنی لچک کیا ہے؟ جواب: آمدنی لچک یہ بتاتی ہے کہ آمدنی میں تبدیلی آنے پر طلب

طویل سوالات اور مکمل جوابات

خط طلب بنتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ قانون طلب منڈی کے رویے کو سمجھنے کا بنیادی اصول ہے۔
 گا، اور اگر قیمت پانچ روپے ہو تو وہ تین کاپیاں خریدے گا، اور ان تینوں نقطوں کو ملانے سے

روپے ہو تو طالب علم ایک کاپی خریدے گا، اگر قیمت دس روپے ہو تو وہ دو کاپیاں خریدے۔ یہ خط اوپر سے نیچے کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک کاپی کی قیمت بیس کی شکل میں دکھاتا ہے، جس میں قیمت عمودی محور پر اور طلب افقی محور پر ہوتی ہے، اور خریدنا شروع کر دیتے ہیں جو پہلے اسے مہنگی سمجھتے تھے۔ خط طلب اس رشتے کو گراف زیادہ مقدار خرید سکتا ہے۔ اس کے علاوہ قیمت کم ہونے پر کچھ نئے خریدار بھی اس چیز کو پر خریدار کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے اور وہ کم مقدار خریدتا ہے، جبکہ کم قیمت پر وہ پر طلب کم ہوتی ہے اور قیمت کم ہونے پر طلب بڑھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ قیمت رہیں تو کسی چیز کی قیمت اور اس کی طلب کے درمیان الٹا رشتہ ہوتا ہے، یعنی قیمت بڑھنے خط طلب سمجھائیں۔ جواب: قانون طلب کا مطلب یہ ہے کہ اگر دوسری چیزیں ایک جیسی سوال: قانون طلب کی تشریح کریں اور

ملتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ لچک کا علم قیمت اور پالیسی کے فیصلوں میں بہت مدد دیتا ہے۔ ٹیکس لگاتے وقت لچک کو دیکھتی ہے، کیونکہ غیر لچکدار چیزوں پر ٹیکس سے آمدنی زیادہ اگر طلب غیر لچکدار ہے تو قیمت بڑھانے سے بھی فروخت زیادہ کم نہیں ہوتی۔ حکومت بھی کرتا ہے، کیونکہ اگر طلب لچکدار ہے تو قیمت کم کرنے سے فروخت زیادہ بڑھ سکتی ہے، اور سکتی ہے۔ اس کی عملی اہمیت یہ ہے کہ کاروبار کرنے والا شخص لچک کو دیکھ کر قیمت طے چیز کی طلب میں تبدیلی کو ناپتی ہے، جیسے چائے کی قیمت بڑھنے پر کافی کی طلب بڑھ تبدیلی کو ناپتی ہے، اور چوتھی قسم متقاطع لچک ہے جو ایک چیز کی قیمت بدلنے پر دوسری پر لچک مختلف ہو سکتی ہے۔ تیسری قسم آمدنی لچک ہے جو آمدنی میں تبدیلی سے طلب میں بے جو خط طلب کے کسی ایک نقطے پر لچک ناپتی ہے، کیونکہ خط طلب کے مختلف نقطوں میں کتنی تبدیلی آتی ہے، اور یہ کاروبار کے لیے سب سے زیادہ اہم ہے۔ دوسری قسم نقطی لچک طلب کی لچک کی پہلی قسم قیمتی لچک ہے جو یہ بتاتی ہے کہ قیمت میں تبدیلی سے طلب

سوال: طلب کی لچک کی اقسام اور اس کی عملی اہمیت بیان کریں۔ جواب:

کثیر الانتخابی سوالات

ہے؟ الف بڑھتی ہے ب کم ہوتی ہے ج برابر رہتی ہے د ختم ہوتی ہے درست جواب: ب

قانون طلب کے مطابق قیمت بڑھنے پر طلب کیا ہوتی

بدلنے سے ب قیمت بدلنے سے ج آمدنی بدلنے سے د موسم بدلنے سے درست جواب: ب

طلب میں حرکت کس سے ہوتی ہے؟ الف ذائقہ

ہے؟ الف قیمت ب طلب میں تبدیلی کی مقدار ج آمدنی د بچت درست جواب: ب

طلب کی لچک کیا ناپتی

ہے؟ الف قیمت کا ب آمدنی کی تبدیلی کا ج ذائقہ کا د ٹیکس کا درست جواب: ب

آمدنی لچک کس کا اثر بتاتی

حکومت کو قیمت کے فیصلے میں ج صرف کسان کو د کسی کو نہیں درست جواب: ب

لچک کا عملی فائدہ کس کو ہوتا ہے؟ الف صرف خریدار کو ب کاروبار اور

باب 5: رسد

ہے۔ رسد میں تبدیلی پیداوار کی لاگت، ٹیکنالوجی یا حکومت کی پالیسی بدلنے سے ہوتی ہے۔

رسد کے مطابق قیمت بڑھنے پر رسد عام طور پر بڑھتی ہے، اور قیمت کم ہونے پر رسد کم ہوتی

رسد وہ مقدار ہے جو بیچنے والا ایک خاص قیمت پر بیچنے کے لیے تیار ہو۔ قانون

اہم نکات

رسد کے لیے بیچنے کی خواہش اور استطاعت دونوں ضروری ہیں۔

خط رسد اوپر کی طرف جاتا ہے، کیونکہ زیادہ قیمت پر بیچنا زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

رسد کی لچک قیمت بدلنے پر رسد میں تبدیلی کی مقدار بتاتی ہے۔

بیس روپے ہو جائے تو بیچنے والا زیادہ مقدار بیچنا چاہے گا، یہ صرف سمجھانے کی مثال ہے۔

مثال کے طور پر، اگر ایک چیز کی قیمت فرضی طور پر دس روپے سے

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

دس کاپیاں ہو گی، اور اگر قیمت زیادہ ہو جائے تو وہ زیادہ کاپیاں لانے کی کوشش کرے گا۔

کے پاس دس کاپیاں ہیں اور وہ انہیں دس روپے کی قیمت پر بیچنا چاہتا ہے تو اس کی رسد

کے پاس چیز موجود ہی نہیں ہے تو وہ اسے بیچ نہیں سکتا۔ مثال کے طور پر اگر ایک دکاندار

بھی رکھتا ہو۔ صرف بیچنے کی خواہش کو رسد نہیں کہا جاتا، کیونکہ اگر ایک دکاندار

والا ایک خاص قیمت پر ایک خاص وقت میں بیچنے کے لیے تیار بھی ہو اور اس کی استطاعت

سوال: رسد کیا ہے؟ جواب: رسد وہ مقدار ہے جو بیچنے

تو دکاندار زیادہ کاپیاں منگوانا چاہے گا، اور اگر قیمت کم ہو جائے تو وہ کم کاپیاں رکھے گا۔

پر منافع کم ہوتا ہے اور وہ کم پیداوار کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کاپی کی قیمت بڑھ جائے

قیمت پر بیچنے والے کو زیادہ منافع ملتا ہے اور وہ زیادہ پیداوار کرنا چاہتا ہے، جبکہ کم قیمت

بڑھنے پر رسد عام طور پر بڑھتی ہے اور قیمت کم ہونے پر رسد کم ہوتی ہے، کیونکہ زیادہ

قانون رسد کیا ہے؟ جواب: قانون رسد کے مطابق اگر دوسری چیزیں ایک جیسی رہیں تو قیمت

سوال:

بیچنے والے کا منافع کم ہو جائے گا۔ یہ تبدیلی پورے خط رسد کو آگے یا پیچھے لے جاتی ہے۔

اور ہر قیمت پر رسد بڑھ جائے گی، جبکہ اگر ٹیکس بڑھ جائے تو رسد کم ہو جائے گی، کیونکہ

یا موسم۔ مثال کے طور پر اگر کاغذ کی قیمت کم ہو جائے تو کاپی بنانا سستا ہو جائے گا
کے علاوہ کوئی دوسرا عامل بدلتا ہے، جیسے پیداوار کی لاگت، ٹیکنالوجی، حکومت کی پالیسی
رسد میں تبدیلی کس سے ہوتی ہے؟ جواب: رسد میں تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب قیمت
سوال:

ہوتی ہے، جبکہ جو چیزیں بنانے میں زیادہ وقت لگتا ہے ان کی رسد کم لچکدار ہوتی ہے۔
کہلاتی ہے۔ مثال کے طور پر جو چیزیں جلدی بنائی جا سکتی ہیں ان کی رسد زیادہ لچکدار
ہے، اور اگر قیمت میں زیادہ تبدیلی سے بھی رسد میں تھوڑی تبدیلی آئے تو رسد غیر لچکدار
ہے۔ اگر قیمت میں تھوڑی تبدیلی سے رسد میں بہت زیادہ تبدیلی آئے تو رسد لچکدار کہلاتی
ہے؟ جواب: رسد کی لچک یہ بتاتی ہے کہ قیمت میں تبدیلی آنے پر رسد میں کتنی تبدیلی آتی
سوال: رسد کی لچک کیا

ملانے سے اوپر کی طرف جاتا ہوا خط بنتا ہے، جو قانون رسد کو گراف کی شکل میں دکھاتا ہے۔
اور جب قیمت زیادہ ہوتی ہے تو رسد زیادہ ہوتی ہے اور خط کا نقطہ اوپر ہوتا ہے۔ ان نقطوں کو
سیدھا رشتہ ہوتا ہے۔ جب قیمت کم ہوتی ہے تو رسد کم ہوتی ہے اور خط کا نقطہ نیچے ہوتا ہے،
جاتا ہے؟ جواب: خط رسد نیچے سے اوپر کی طرف جاتا ہے، کیونکہ قیمت اور رسد کے درمیان
سوال: خط رسد کس طرف

طویل سوالات اور مکمل جوابات

نتیجہ یہ ہے کہ قانون رسد منڈی میں بیچنے والے کے رویے کو سمجھنے کا بنیادی اصول ہے۔
بیس روپے ہو تو وہ بیس کاپیاں رکھنا چاہے گا، اور ان نقطوں کو ملانے سے خط رسد بنتا ہے۔
دکاندار پانچ کاپیاں رکھے گا، اگر قیمت دس روپے ہو تو وہ دس کاپیاں رکھے گا، اور اگر قیمت
نیچے سے اوپر کی طرف جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک کاپی کی قیمت پانچ روپے ہو تو

میں دکھاتا ہے، جس میں قیمت عمودی محور پر اور رسد افقی محور پر ہوتی ہے، اور یہ خط کم قیمت پر منافع کم ہوتا ہے اور وہ کم پیداوار کرتا ہے۔ خط رسد اس رشتے کو گراف کی شکل منافع ملتا ہے، اس لیے وہ زیادہ پیداوار کرنا چاہتا ہے اور زیادہ مقدار منڈی میں لاتا ہے، جبکہ قیمت کم ہونے پر رسد کم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ قیمت پر بیچنے والے کو زیادہ اور اس کی رسد کے درمیان سیدھا رشتہ ہوتا ہے، یعنی قیمت بڑھنے پر رسد بڑھتی ہے اور قانون رسد کا مطلب یہ ہے کہ اگر دوسری چیزیں ایک جیسی رہیں تو کسی چیز کی قیمت سوال: قانون رسد کی تشریح کریں اور خط رسد سمجھائیں۔ جواب:

نتیجہ یہ ہے کہ حرکت اور تبدیلی کا فرق سمجھنا منڈی کے تجزیے کے لیے بہت ضروری ہے۔ کی رسد ہر قیمت پر بڑھ جائے گی، جبکہ صرف قیمت بڑھنے پر رسد اسی خط پر بڑھے گی۔ پیچھے جاتا ہے اور ہر قیمت پر رسد کم ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر کاغذ سستا ہونے پر کاپی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر لاگت بڑھ جائے یا ٹیکس بڑھ جائے تو پورا خط رسد حکومت ٹیکس کم کر دے، اور پورا خط رسد آگے جاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر قیمت پر رسد کوئی دوسرا عامل بدلتا ہے، جیسے پیداوار کی لاگت کم ہو جائے، ٹیکنالوجی بہتر ہو جائے یا مگر خط رسد اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ رسد میں تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب قیمت کے علاوہ یا نیچے جاتا ہے، یعنی قیمت بڑھنے پر رسد بڑھتی ہے اور قیمت کم ہونے پر رسد کم ہوتی ہے، میں حرکت اس وقت ہوتی ہے جب صرف قیمت بدلتی ہے اور بیچنے والا اسی خط رسد پر اوپر سوال: رسد میں حرکت اور تبدیلی کا فرق بیان کریں۔ جواب: رسد

کثیر الانتخابی سوالات

ہے؟ الف کم ہوتی ہے ب بڑھتی ہے ج برابر رہتی ہے د ختم ہوتی ہے درست جواب: ب

قانون رسد کے مطابق قیمت بڑھنے پر رسد کیا ہوتی

خط رسد کس طرف جاتا ہے؟ الف نیچے ب اوپر ج برابر د الٹا درست جواب: ب

صرف قیمت ب لاگت یا ٹیکنالوجی ج صرف ذائقہ د صرف موسم درست جواب: ب

رسد میں تبدیلی کا سبب کیا ہے؟ الف

ہے؟ الف قیمت ب رسد میں تبدیلی کی مقدار ج طلب د آمدنی درست جواب: ب

رسد کی لچک کیا ناپتی

پر کیا چاہے گا؟ الف کم بیچنا ب زیادہ بیچنا ج نہ بیچنا د بند کرنا درست جواب: ب

بیچنے والا زیادہ قیمت

باب 6: منڈی اور قیمت کا تعین

ہو تو رسد زیادہ اور طلب کم ہوتی ہے، اور اگر قیمت کم ہو تو طلب زیادہ اور رسد کم ہوتی ہے۔

ہے جہاں طلب اور رسد برابر ہو جائیں، اسے توازن قیمت کہتے ہیں۔ اگر قیمت توازن سے زیادہ

منڈی وہ جگہ یا نظام ہے جہاں خریدار اور بیچنے والے ملتے ہیں۔ قیمت اس نقطے پر طے ہوتی

اہم نکات

توازن قیمت پر نہ اضافی طلب ہوتی ہے اور نہ اضافی رسد۔

طلب بڑھنے پر قیمت عام طور پر بڑھتی ہے، اور رسد بڑھنے پر قیمت کم ہوتی ہے۔

حکومت قیمت کی حد لگا سکتی ہے، مگر اس کے اچھے اور برے دونوں اثرات ہو سکتے ہیں۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

منڈی کا حصہ بن جاتا ہے، کیونکہ اس کی طلب اور دکاندار کی رسد مل کر قیمت طے کرتی ہے۔
 آن لائن خریداری کا نظام۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم جب دکان سے کاپی خریدتا ہے تو وہ
 خاص بازار نہیں ہے بلکہ وہ پورا نظام ہے جس میں قیمت طے ہوتی ہے، جیسے دکان، بازار یا
 دوسرے سے ملتے ہیں اور چیزوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ منڈی کا مطلب صرف ایک
 سوال: منڈی کیا ہے؟ جواب: منڈی وہ جگہ یا نظام ہے جہاں خریدار اور بیچنے والے ایک

کاپیاں ہوں تو دس روپے توازن قیمت ہو گی، اور اس قیمت پر منڈی میں کوئی دباؤ نہیں ہو گا۔
 رہتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک کاپی کی قیمت دس روپے پر طلب اور رسد دونوں سو
 ہیں۔ اس قیمت پر نہ تو چیز کی کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی ہوتی ہے، اس لیے منڈی مستحکم
 جاتی ہیں، یعنی خریدار جتنی مقدار خریدنا چاہتے ہیں بیچنے والے اتنی ہی مقدار بیچنا چاہتے
 سوال: توازن قیمت کیا ہے؟ جواب: توازن قیمت وہ قیمت ہے جہاں طلب اور رسد برابر ہو

تو دکاندار زیادہ کاپیاں رکھے گا مگر طالب علم کم خریدے گا، جس سے کاپیاں بچ جائیں گی۔
 دوبارہ توازن کی طرف آ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کاپی کی قیمت بیس روپے ہو جائے
 بیچنے والے اپنی چیز بیچنے کے لیے قیمت کم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، اور قیمت آہستہ آہستہ
 چاہتے ہیں، جس سے منڈی میں اضافی رسد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس اضافی رسد کی وجہ سے
 سے زیادہ ہو جائے تو بیچنے والے زیادہ مقدار بیچنا چاہتے ہیں جبکہ خریدار کم مقدار خریدنا
 سوال: قیمت زیادہ ہونے پر کیا ہوتا ہے؟ جواب: اگر قیمت توازن قیمت

سے طالب علم خریدنا چاہیں گے مگر دکاندار کم کاپیاں رکھے گا، جس سے کمی ہو جائے گی۔
 توازن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کاپی کی قیمت پانچ روپے ہو جائے تو بہت
 ہو جاتے ہیں اور بیچنے والے زیادہ مقدار لانا چاہتے ہیں، جس سے قیمت آہستہ آہستہ دوبارہ
 طلب یا کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کمی کی وجہ سے خریدار زیادہ قیمت دینے کے لیے تیار

خریدنا چاہتے ہیں جبکہ بیچنے والے کم مقدار بیچنا چاہتے ہیں، جس سے منڈی میں اضافی کم ہونے پر کیا ہوتا ہے؟ جواب: اگر قیمت توازن قیمت سے کم ہو جائے تو خریدار زیادہ مقدار سوال: قیمت

کم ہو جاتی ہے، کیونکہ بیچنے والے اپنی چیز بیچنے کے لیے قیمت کم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیونکہ زیادہ طالب علم اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر طلب کم ہو جائے تو قیمت پر اگر امتحان کے دنوں میں کاپی کی طلب بڑھ جائے تو دکاندار اس کی قیمت بڑھا سکتا ہے، ہی مقدار کے لیے مقابلہ کرتے ہیں اور بیچنے والے زیادہ قیمت مانگ سکتے ہیں۔ مثال کے طور اثر پڑتا ہے؟ جواب: طلب بڑھنے پر قیمت عام طور پر بڑھ جاتی ہے، کیونکہ زیادہ خریدار ایک سوال: طلب بڑھنے پر قیمت پر کیا

طویل سوالات اور مکمل جوابات

اور بیچنے والے کے باہمی عمل سے خود طے ہوتی ہے، نہ کہ کسی ایک فریق کی مرضی سے۔ قیمت ہو گی، اور منڈی اسی قیمت پر مستحکم رہے گی۔ نتیجہ یہ ہے کہ توازن قیمت خریدار پر اگر کاپی کی قیمت دس روپے پر طلب اور رسد دونوں سو کاپیاں ہوں تو دس روپے توازن سے کمی پیدا ہوتی ہے اور خریدار زیادہ قیمت دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مجبور ہوتے ہیں۔ اگر قیمت اس نقطے سے کم ہو تو طلب زیادہ اور رسد کم ہوتی ہے، جس زیادہ اور طلب کم ہوتی ہے، جس سے اضافی رسد پیدا ہوتی ہے اور بیچنے والے قیمت کم کرنے جس نقطے پر کاتے ہیں وہی توازن کا نقطہ ہوتا ہے۔ اگر قیمت اس نقطے سے زیادہ ہو تو رسد والے مختلف قیمتوں پر مختلف مقدار بیچنا چاہتے ہیں، اور ان دونوں کے خط ایک دوسرے کو اس بات سے ہوتی ہے کہ خریدار مختلف قیمتوں پر مختلف مقدار خریدنا چاہتے ہیں اور بیچنے قیمت اس نقطے پر طے ہوتی ہے جہاں طلب اور رسد برابر ہو جاتی ہیں۔ اس کی شروعات

سوال: توازن قیمت کیسے طے ہوتی ہے؟ جواب: توازن

گی۔ نتیجہ یہ ہے کہ منڈی کی قیمت ہمیشہ طلب اور رسد کی تبدیلی کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ اور اس کی قیمت کم ہو جائے گی، جبکہ امتحان کے دنوں میں طلب بڑھنے سے قیمت بڑھ جائے مقدار کم ہو جائے گی۔ مثال کے طور پر اگر کاغذ سستا ہو جائے تو کاپی کی رسد بڑھ جائے گی جائے گی مگر توازن مقدار بڑھ جائے گی۔ اگر رسد کم ہو جائے تو توازن قیمت بڑھ جائے گی اور ہونے سے، تو ہر قیمت پر بیچنے والے زیادہ مقدار بیچنا چاہیں گے، جس سے توازن قیمت کم ہو گے۔ اس کے برعکس اگر رسد بڑھ جائے، مثال کے طور پر ٹیکنالوجی بہتر ہونے یا لاگت کم مقدار بیچنا چاہیں گے۔ اگر طلب کم ہو جائے تو توازن قیمت اور مقدار دونوں کم ہو جائیں بڑھ جائے گی اور توازن مقدار بھی بڑھ جائے گی، کیونکہ بیچنے والے زیادہ قیمت پر زیادہ یا ذائقہ بدلنے سے، تو ہر قیمت پر خریدار زیادہ مقدار خریدنا چاہیں گے، جس سے توازن قیمت قیمت اور توازن مقدار دونوں بدل جاتے ہیں۔ اگر طلب بڑھ جائے، مثال کے طور پر آمدنی بڑھنے سوال: طلب یا رسد بدلنے سے قیمت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ جواب: طلب یا رسد بدلنے سے

کثیر الانتخابی سوالات

طلب اور رسد برابر ہوں ج جہاں رسد زیادہ ہو د جہاں قیمت صفر ہو درست جواب: ب

توازن قیمت کہاں طے ہوتی ہے؟ الف جہاں طلب زیادہ ہو ب جہاں

پر کیا ہوتا ہے؟ الف اضافی طلب ب اضافی رسد ج توازن د کمی درست جواب: ب

قیمت زیادہ ہونے

طلب بڑھنے پر قیمت کیا ہوتی ہے؟ الف کم ب زیادہ ج برابر د صفر درست جواب: ب

رسد بڑھنے پر قیمت کیا ہوتی ہے؟ الف زیادہ ب کم ج برابر د صفر درست جواب: ب

خریدار ب خریدار اور بیچنے والے ج صرف حکومت د صرف بینک درست جواب: ب

منڈی میں کون ملتے ہیں؟ الف صرف

باب 7: قیمتی نظام

طلب اور رسد سے طے ہوتی ہے، اور مخلوط نظام میں حکومت بھی کچھ کردار ادا کرتی ہے۔ کہ کیا پیدا کیا جائے، کیسے پیدا کیا جائے، اور کس کے لیے پیدا کیا جائے۔ آزاد منڈی میں قیمت قیمتی نظام وہ طریقہ ہے جس سے قیمتوں کے ذریعے یہ طے ہوتا ہے

اہم نکات

قیمت اشارہ دیتی ہے کہ کس چیز کی کمی ہے اور کس کی زیادتی ہے۔

قیمتی نظام وسائل کو ان کاموں کی طرف لے جاتا ہے جہاں ان کی قدر زیادہ ہو۔

مداخلت بعض اوقات ضروری ہوتی ہے، جیسے غریبوں کی مدد یا ماحول کی حفاظت کے لیے۔

حکومت کی

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

والے زیادہ کتابیں چھاپنا چاہیں گے، جس سے معاشرے کے وسائل اس کام کی طرف جائیں گے۔

پیداوار بڑھانے کی طرف جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کتاب کی قیمت بڑھ جائے تو چھاپنے

ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی طلب زیادہ ہے یا رسد کم ہے، اور پیدا کرنے والے اس چیز کی

کے لیے پیدا کیا جائے۔ قیمت ایک اشارے کا کام کرتی ہے، کیونکہ اگر کسی چیز کی قیمت زیادہ

کے ذریعے یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں کیا پیدا کیا جائے، کیسے پیدا کیا جائے اور کس

سوال: قیمتی نظام کیا ہے؟ جواب: قیمتی نظام وہ طریقہ ہے جس سے قیمتوں

بڑھ گئی ہے، اور دکاندار زیادہ کاپیاں لانے کی کوشش کرے گا، جس سے کمی دور ہو جائے گی۔
پر اگر امتحان کے دنوں میں کاپی کی قیمت بڑھ جائے تو اس سے پتا چلتا ہے کہ کاپی کی طلب
قیمت کم ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس چیز کی رسد اس کی طلب سے زیادہ ہے۔ مثال کے طور
اگر قیمت زیادہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس چیز کی طلب اس کی رسد سے زیادہ ہے، اور اگر
کیا اشارہ دیتی ہے؟ جواب: قیمت یہ اشارہ دیتی ہے کہ کسی چیز کی کمی ہے یا زیادتی ہے۔

سوال: قیمت

ہیں، مگر حکومت بھی اسکول، اسپتال اور سڑکیں بناتی ہے، اور یہی مخلوط نظام کی مثال ہے۔
کی حفاظت۔ مثال کے طور پر پاکستان میں بہت سی چیزیں منڈی میں خریدی اور بیچی جاتی
بھی کچھ کام کرتی ہے، جیسے غریبوں کی مدد، تعلیم اور صحت کی فراہمی، اور ماحول
دونوں کردار ادا کرتے ہیں۔ منڈی میں قیمت طلب اور رسد سے طے ہوتی ہے، مگر حکومت

سوال: مخلوط نظام کیا ہے؟ جواب: مخلوط نظام وہ نظام ہے جس میں منڈی اور حکومت

گی۔ یہ تینوں سوال ہر معاشرے کو حل کرنے پڑتے ہیں، چاہے وہ آزاد منڈی ہو یا مخلوط نظام۔
ہے کہ بنی ہوئی چیزیں کس کو ملیں گی، یعنی امیر کو یا غریب کو، اور کس مقدار میں ملیں
چیزوں کو کس طریقے سے بنایا جائے، یعنی مزدوروں سے یا مشینوں سے، اور تیسرا سوال یہ
پہلا سوال یہ ہے کہ محدود وسائل سے کون سی چیزیں بنائی جائیں، دوسرا سوال یہ ہے کہ ان
بنیادی سوال یہ ہیں کہ کیا پیدا کیا جائے، کیسے پیدا کیا جائے اور کس کے لیے پیدا کیا جائے۔

سوال: قیمتی نظام کے تین بنیادی سوال کیا ہیں؟ جواب: قیمتی نظام کے تین

تعلیم کے لیے حکومت اسکول بناتی ہے، کیونکہ منڈی میں غریب بچے تعلیم خرید نہیں سکتے۔
 سے فائدہ ہوتا ہے، مگر حکومت قانون بنا کر اسے روک سکتی ہے۔ اسی طرح غریب بچوں کی
 فیکٹری ماحول کو آلودہ کر رہی ہے تو منڈی خود اسے نہیں روکے گی، کیونکہ فیکٹری کو اس
 غریبوں کی مدد، ماحول کی حفاظت، اور تعلیم و صحت کی فراہمی۔ مثال کے طور پر اگر ایک
 اس وقت ضروری ہو سکتی ہے جب منڈی اکیلی سماج کی فلاح پوری نہ کر سکے، جیسے
 سوال: حکومت کی مداخلت کب ضروری ہو سکتی ہے؟ جواب: حکومت کی مداخلت

طویل سوالات اور مکمل جوابات

تینوں سوال معیشت کی بنیاد ہیں اور ان کا درست جواب سماج کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔
 اور پیدا کرنے والے زیادہ کتابیں بنائیں گے، اور یہی قیمتی نظام کا کام ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ
 سکے گا۔ مثال کے طور پر اگر ایک معاشرے میں کتاب کی طلب زیادہ ہے تو قیمت بڑھے گی
 قوت خرید پر منحصر ہوتا ہے، کیونکہ جس کے پاس زیادہ آمدنی ہو گی وہ زیادہ چیزیں خرید
 یعنی بنی ہوئی چیزیں کس کو ملیں گی اور کس مقدار میں ملیں گی، اور یہ فیصلہ آمدنی اور
 جو طریقہ سستا ہو گا وہی اپنایا جائے گا۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ کس کے لیے پیدا کیا جائے،
 مزدوروں سے کام لیا جائے یا مشینوں سے، اور یہ فیصلہ لاگت کو دیکھ کر کیا جاتا ہے، کیونکہ
 دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیسے پیدا کیا جائے، یعنی پیداوار کا طریقہ کیا ہو،
 خوراک زیادہ بنائی جائے یا کپڑا زیادہ بنایا جائے، اور یہ فیصلہ اس چیز کی طلب اور قیمت کو
 محدود ہیں اور ہر چیز نہیں بنائی جا سکتی، اس لیے معاشرے کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ
 کا جواب قیمتوں کے ذریعے دیا جاتا ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا پیدا کیا جائے، کیونکہ وسائل
 بیان کریں۔ جواب: قیمتی نظام کے تین بنیادی سوال ہر معاشرے کے سامنے ہوتے ہیں، اور ان
 سوال: قیمتی نظام کے تین بنیادی سوال

اپناتے ہیں، کیونکہ اس میں منڈی کی خوبیوں اور حکومت کی مدد دونوں کا فائدہ ملتا ہے۔ اسپتال بناتی ہے، اور یہی مخلوط نظام ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج کل زیادہ تر ملک مخلوط نظام پر پاکستان میں بہت سی چیزیں منڈی میں خریدی جاتی ہیں، مگر حکومت بھی اسکول اور سے بعض اوقات کام سست ہو جاتا ہے اور بدعنوانی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ مثال کے طور کی حفاظت کے لیے قانون بناتی ہے، مگر اس کا نقصان یہ ہے کہ حکومت کی زیادہ مداخلت ہے کہ اس میں حکومت غریبوں کی مدد کرتی ہے، تعلیم اور صحت فراہم کرتی ہے، اور ماحول کی حفاظت نہیں ہوتی، اور بعض اوقات اجارہ داری پیدا ہو جاتی ہے۔ مخلوط نظام کا فائدہ یہ کوشش کرتا ہے۔ مگر اس کا نقصان یہ ہے کہ اس میں غریب لوگوں کی مدد نہیں ہوتی، ماحول ہے، قیمت کم ہو سکتی ہے اور انتخاب زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ ہر پیدا کرنے والا بہتر چیز بنانے کی ساتھ حکومت بھی کردار ادا کرتی ہے۔ آزاد منڈی کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں مقابلہ زیادہ ہوتا حکومت اس میں مداخلت نہیں کرتی، جبکہ مخلوط نظام وہ نظام ہے جس میں منڈی کے ساتھ وہ نظام ہے جس میں قیمت اور پیداوار کے فیصلے صرف خریدار اور بیچنے والے کرتے ہیں اور سوال: آزاد منڈی اور مخلوط نظام کا فرق بیان کریں۔ جواب: آزاد منڈی

کثیر الانتخابی سوالات

کیسے اور کس کے لیے پیدا کیا جائے ج صرف ٹیکس د صرف آمدنی درست جواب: ب
 قیمتی نظام کیا طے کرتا ہے؟ الف صرف قیمت ب کیا،
 ہے؟ الف حکومت سے ب طلب اور رسد سے ج بینک سے د کسان سے درست جواب: ب
 آزاد منڈی میں قیمت کس سے طے ہوتی

کا اشارہ کیا بتاتا ہے؟ الف موسم ب کمی یا زیادتی ج رنگ د وزن درست جواب: ب

قیمت

منڈی ب منڈی اور حکومت دونوں ج صرف بینک د صرف خریدار درست جواب: ب

مخلوط نظام میں کون کردار ادا کرتا ہے؟ الف صرف

حفاظت کے لیے ج صرف ٹیکس کے لیے د صرف قیمت بڑھانے کے لیے درست جواب: ب

کی مداخلت کب ضروری ہو سکتی ہے؟ الف کبھی نہیں ب غریبوں کی مدد یا ماحول کی حکومت

باب 8: قومی آمدنی

ترقی کی نشانی سمجھا جاتا ہے، مگر اس سے یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کی زندگی بہتر ہو۔

آمدنی اور خرچ کے طریقوں سے ناپا جا سکتا ہے۔ قومی آمدنی بڑھنا عام طور پر معاشی

ملک میں ایک سال میں پیدا ہونے والی تمام اشیا اور خدمات کی کل قیمت ہے۔ اسے پیداوار،

قومی آمدنی ایک

اہم نکات

مجموعی قومی پیداوار ملک کے شہریوں کی کل پیداوار ہے۔

فی کس آمدنی قومی آمدنی کو آبادی سے تقسیم کر کے نکالی جاتی ہے۔

قومی آمدنی کے اعداد میں غیر رسمی کام اور ماحول کا نقصان پوری طرح نہیں آتا۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

ہیں، کیونکہ اگر قومی آمدنی بڑھ رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ملک میں پیداوار بڑھ رہی ہے۔

قومی آمدنی معلوم کی جاتی ہے۔ یہ اعداد ملک کی معاشی حالت کو سمجھنے میں مدد دیتے

پیدا کرتا ہے، فیکٹری کپڑا بناتی ہے اور استاد پڑھاتا ہے تو ان تینوں کی قیمتوں کو جمع کر کے

ملک کے شہری باہر پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک ملک میں ایک سال میں کسان گندم ہونے والی تمام اشیا اور خدمات کی کل قیمت ہے، جس میں وہ پیداوار بھی شامل ہوتی ہے جو سوال: قومی آمدنی کیا ہے؟ جواب: قومی آمدنی ایک ملک میں ایک سال میں پیدا

ہے، مگر یہ ہر شخص کی اصل آمدنی نہیں بتاتی، کیونکہ آمدنی کی تقسیم برابر نہیں ہوتی۔ کس آمدنی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اوسط طور پر ہر شخص کے حصے میں کتنی آمدنی آتی دس کروڑ ہے تو فی کس آمدنی دس ہزار روپے ہو گی، اور یہ صرف سمجھانے کی مثال ہے۔ فی طور پر اگر ایک ملک کی قومی آمدنی فرضی طور پر ایک ہزار ارب روپے ہے اور اس کی آبادی فی کس آمدنی قومی آمدنی کو ملک کی آبادی سے تقسیم کر کے نکالی جاتی ہے۔ مثال کے سوال: فی کس آمدنی کیسے نکالی جاتی ہے؟ جواب:

رسمی کام پوری طرح شامل نہیں ہوتے، اس لیے اسے ترقی کا واحد پیمانہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ اور غریب ویسے ہی رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ قومی آمدنی میں ماحول کا نقصان اور غیر کی زندگی بہتر ہو، کیونکہ اگر آمدنی کی تقسیم برابر نہ ہو تو امیر زیادہ امیر ہو سکتے ہیں کہ ملک میں پیداوار، روزگار اور آمدنی بڑھ رہی ہے۔ مگر اس سے یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص آمدنی بڑھنا عام طور پر معاشی ترقی کی نشانی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کا مطلب ہے سوال: قومی آمدنی بڑھنا کیا ظاہر کرتا ہے؟ جواب: قومی

نہیں ہو گی۔ یہ فرق مجموعی ملکی پیداوار اور مجموعی قومی پیداوار کے درمیان اہم ہے۔ ہو گی، جبکہ ایک غیر ملکی شہری جو پاکستان میں کام کرتا ہے اس کی آمدنی اس میں شامل پاکستانی شہری باہر کام کر کے آمدنی کماتا ہے تو وہ بھی مجموعی قومی پیداوار میں شامل خدمات کی کل قیمت ہے، چاہے وہ پیداوار ملک کے اندر ہو یا باہر ہو۔ مثال کے طور پر اگر ایک مجموعی قومی پیداوار ملک کے شہریوں کی ایک سال میں پیدا ہونے والی تمام اشیا اور

سوال: مجموعی قومی پیداوار کیا ہے؟ جواب:

رہ جاتی ہے۔ اس لیے قومی آمدنی کو دیکھتے وقت ان حدود کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔
قیمت آئے گی، ماحول کے نقصان کی قیمت نہیں آئے گی، جس سے ترقی کی تصویر ادھوری
پیداوار بڑھاتی ہے مگر ماحول کو آلودہ کرتی ہے تو قومی آمدنی میں صرف پیداوار کی
نہیں ہوتا، اور ماحول کا نقصان بھی اس میں شامل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر ایک فیکٹری
غیر رسمی کام، جیسے گھر کا کام اور چھوٹی دکانوں کا غیر درج شدہ کام، پوری طرح شامل
سوال: قومی آمدنی کے اعداد میں کیا کمی رہ جاتی ہے؟ جواب: قومی آمدنی کے اعداد میں

طویل سوالات اور مکمل جوابات

قومی آمدنی کی جانچ کی جا سکتی ہے اور ان میں فرق ہو تو اعداد میں غلطی کا پتا چلتا ہے۔
میں آئے گا، اور یہ تینوں ایک ہی پیداوار کے تین رخ ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان تینوں طریقوں سے
آئے گی، کسان کی آمدنی آمدنی کے طریقے میں آئے گی، اور خریدار کا خرچ خرچ کے طریقے
ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک کسان گندم پیدا کرتا ہے تو اس کی قیمت پیداوار کے طریقے میں
حکومت کے خرچ کو جمع کیا جاتا ہے، کیونکہ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ آخر میں خریدی جاتی
ہوتی ہے وہی قومی آمدنی بنتی ہے۔ تیسرا طریقہ خرچ کا طریقہ ہے جس میں تمام لوگوں اور
کو جمع کیا جاتا ہے، جیسے مزدوری، کرایہ، سود اور منافع، کیونکہ پیداوار سے جو آمدنی پیدا
نہ کہ درمیانی چیزوں کی۔ دوسرا طریقہ آمدنی کا طریقہ ہے جس میں تمام لوگوں کی آمدنیوں
ہے، مگر اس میں دوہری گنتی سے بچنے کے لیے صرف حتمی چیزوں کی قیمت لی جاتی ہے،
ہے جس میں ایک سال میں پیدا ہونے والی تمام اشیا اور خدمات کی قیمتوں کو جمع کیا جاتا
کے تین طریقے ہیں، اور ان تینوں سے ایک ہی نتیجہ آنا چاہیے۔ پہلا طریقہ پیداوار کا طریقہ
سوال: قومی آمدنی ناپنے کے طریقے بیان کریں۔ جواب: قومی آمدنی ناپنے

سمجھنا چاہیے، بلکہ اس کے ساتھ تعلیم، صحت اور آمدنی کی تقسیم کو بھی دیکھنا چاہیے۔
 ہو گی۔ نتیجہ یہ ہے کہ قومی آمدنی ترقی کا ایک مفید پیمانہ ہے مگر اسے واحد پیمانہ نہیں
 جائے مگر لوگوں کی صحت خراب ہو جائے تو قومی آمدنی بڑھنے کے باوجود زندگی بہتر نہیں
 صحت اور خوشی، کو پوری طرح نہیں ناپتی۔ مثال کے طور پر اگر ایک ملک میں پیداوار بڑھ
 سکتے ہیں۔ چوتھی حد یہ ہے کہ قومی آمدنی زندگی کے معیار کے غیر مالی پہلو، جیسے تعلیم،
 میں کس طرح تقسیم ہوئی ہے، اس لیے قومی آمدنی بڑھنے کے باوجود غریب لوگ غریب رہ
 ہے کہ قومی آمدنی آمدنی کی تقسیم نہیں بتاتی، یعنی یہ نہیں بتاتی کہ آمدنی امیر اور غریب
 پہنچتا ہے مگر قومی آمدنی میں صرف فیکٹری کی پیداوار کی قیمت آتی ہے۔ تیسری حد یہ
 ماحول کا نقصان شامل نہیں ہوتا، جیسے فیکٹری کی آلودگی سے صحت اور ماحول کو نقصان
 رضاکارانہ کام، حالانکہ یہ کام بھی سماج کے لیے مفید ہوتے ہیں۔ دوسری حد یہ ہے کہ اس میں
 کام پوری طرح شامل نہیں ہوتا، جیسے گھر کا کام، چھوٹی دکانوں کا غیر درج شدہ کام اور
 آمدنی کی حدود بیان کریں۔ جواب: قومی آمدنی کی پہلی حد یہ ہے کہ اس میں غیر رسمی
 سوال: قومی

کثیر الانتخابی سوالات

کی ہوتی ہے؟ الف ایک دن ب ایک سال ج ایک مہینہ د ایک ہفتہ درست جواب: ب

قومی آمدنی کس مدت

آبادی ب آمدنی تقسیم آبادی ج آمدنی جمع آبادی د آمدنی منفی آبادی درست جواب: ب

فی کس آمدنی کیسے نکلتی ہے؟ الف آمدنی ضرب

شخص امیر ب عام طور پر معاشی ترقی ج قیمت کم د ٹیکس صفر درست جواب: ب

قومی آمدنی بڑھنا کیا ظاہر کرتا ہے؟ الف ہر

رسمی کام ب غیر رسمی کام اور ماحول کا نقصان ج صنعت د تجارت درست جواب: ب
قومی آمدنی میں کیا پوری طرح نہیں آتا؟ الف

ب ملک کے شہریوں کی ج صرف غیر ملکیوں کی د صرف بینکوں کی درست جواب: ب
مجموعی قومی پیداوار کس کی پیداوار ہے؟ الف صرف حکومت کی

باب 9: روزگار

کام نہ ملے۔ بے روزگاری کی کئی قسمیں ہیں، جیسے موسمی، ساختی اور چکری بے روزگاری۔
ہیں اور کام کے قابل ہیں انہیں کام ملے۔ بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب کام چاہنے والے کو
روزگار کا مطلب ہے کہ جو لوگ کام کرنا چاہتے

اہم نکات

یہ نہیں کہ کوئی بھی بے روزگار نہ ہو، بلکہ یہ کہ کام چاہنے والوں کو عام طور پر کام مل جائے۔
مکمل روزگار کا مطلب

موسمی بے روزگاری موسم یا فصل کے ساتھ بدلتی ہے۔

ساختی بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب مہارت اور کام کی ضرورت میں فرق ہو۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

کاروبار اور خود روزگاری بھی اس میں شامل ہے، کیونکہ ان سے بھی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

کے مطابق کام مل جاتا ہے تو وہ روزگار میں شمار ہو گا۔ روزگار صرف نوکری نہیں ہے بلکہ

مثال کے طور پر اگر ایک نوجوان پڑھائی مکمل کر کے نوکری چاہتا ہے اور اسے اس کی مہارت

مناسب کام مل جائے، جس سے وہ اپنی آمدنی کما سکیں اور اپنی حاجتیں پوری کر سکیں۔

کیا ہے؟ جواب: روزگار کا مطلب ہے کہ جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں اور کام کے قابل ہیں انہیں

سوال: روزگار

رہا ہے، یا ریٹائر ہو چکا ہے، وہ بے روزگار شمار نہیں ہوتا، کیونکہ وہ کام کی تلاش میں نہیں ہے۔ کام نہیں ملتا تو وہ بے روزگار کہلائے گا۔ مگر جو شخص کام کرنا ہی نہیں چاہتا، یا پڑھائی کر ملتا۔ مثال کے طور پر اگر ایک نوجوان ہر روز نوکری کے لیے درخواست دیتا ہے مگر اسے کوئی کوئی شخص کام کرنا چاہتا ہے، کام کے قابل ہے، اور کام تلاش بھی کر رہا ہے، مگر اسے کام نہیں

سوال: بے روزگاری کیا ہے؟ جواب: بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب

زیادہ کام ملتا ہے اور موسم ختم ہونے پر کام کم ہو جاتا ہے، اور یہی موسمی بے روزگاری ہے۔ کچھ مہینے بے روزگار رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح سیاحتی علاقوں میں سیاحت کے موسم میں کو فصل کاٹنے کے وقت زیادہ کام ملتا ہے، مگر فصل ختم ہونے کے بعد کام کم ہو جاتا ہے اور وہ بے روزگاری وہ بے روزگاری ہے جو موسم یا فصل کے ساتھ بدلتی ہے۔ مثال کے طور پر کسانوں

سوال: موسمی بے روزگاری کیا ہے؟ جواب: موسمی

ہو۔ اس کا حل تعلیم اور تربیت ہے، تاکہ لوگوں کی مہارت نئی ضرورت کے مطابق ہو جائے۔ پرانے مزدوروں کو نئی مشینیں چلانا نہ آتا ہو تو وہ بے روزگار ہو جائیں گے، چاہے کام موجود فرق ہو۔ مثال کے طور پر اگر ایک صنعت میں پرانی مشینوں کی جگہ نئی مشینیں آ جائیں اور بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب لوگوں کی مہارت اور منڈی میں کام کی ضرورت میں

سوال: ساختی بے روزگاری کیا ہے؟ جواب: ساختی

ہو جائے تو دکاندار کم مال بیچیں گے اور کم مزدور رکھیں گے، جس سے بے روزگاری بڑھے گی۔ تو کاروبار بڑھتا ہے اور بے روزگاری کم ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ملک میں خریداری کم سے نکال دیا جاتا ہے، جس سے بے روزگاری بڑھ جاتی ہے۔ جب معیشت دوبارہ بہتر ہوتی ہے

میں مندی آتی ہے تو کاروبار کم ہو جاتا ہے، فیکٹریاں کم پیداوار کرتی ہیں اور لوگوں کو نوکری بے روزگاری وہ بے روزگاری ہے جو معیشت کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ بدلتی ہے۔ جب معیشت سوال: چکری بے روزگاری کیا ہے؟ جواب: چکری

طویل سوالات اور مکمل جوابات

ہے کہ ہر قسم کی بے روزگاری کا سبب مختلف ہے، اس لیے ان کا حل بھی مختلف ہونا چاہیے۔ کر رہا ہے تو وہ کچھ دن بے روزگار رہے گا، مگر یہ بے روزگاری جلد ختم ہو جائے گی۔ نتیجہ یہ ہے۔ مثال کے طور پر ایک استاد اگر ایک اسکول چھوڑ کر دوسرے اسکول میں نوکری تلاش ایک نوکری چھوڑ کر دوسری نوکری تلاش کر رہا ہوتا ہے، اور یہ بے روزگاری عارضی ہوتی ہو جاتی ہے۔ چوتھی قسم اصطکاکی بے روزگاری ہے جو اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص جب مندی آتی ہے تو بے روزگاری بڑھ جاتی ہے اور جب معیشت بہتر ہوتی ہے تو بے روزگاری کم چاہیے ہو۔ تیسری قسم چکری بے روزگاری ہے جو معیشت کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ بدلتی ہے، کی ضرورت میں فرق ہو، جیسے پرانی صنعت بند ہو جائے اور نئی صنعت کے لیے نئی مہارت ہے۔ دوسری قسم ساختی بے روزگاری ہے جو اس وقت ہوتی ہے جب لوگوں کی مہارت اور کام بدلتی ہے، جیسے کسانوں کو فصل کے وقت کام ملتا ہے اور فصل ختم ہونے پر کام کم ہو جاتا اس کے حل کے لیے ضروری ہے۔ پہلی قسم موسمی بے روزگاری ہے جو موسم یا فصل کے ساتھ بے روزگاری کی اقسام بیان کریں۔ جواب: بے روزگاری کی کئی اقسام ہیں، اور ان کو سمجھنا سوال:

سماجی مسئلہ بھی ہے، اور اس کے لیے تعلیم، تربیت اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ضروری ہے۔ ترقی رک سکتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بے روزگاری کو کم کرنا صرف معاشی مسئلہ نہیں ہے بلکہ سے نوجوان بے روزگار ہوں تو وہاں غربت، مایوسی اور جرائم بڑھ سکتے ہیں، اور معاشرے کی

ہو جاتی ہے، کیونکہ بے روزگار لوگ ٹیکس نہیں دیتے۔ مثال کے طور پر اگر ایک علاقے میں بہت کو بے روزگار لوگوں کی مدد کے لیے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے، جبکہ ٹیکس کی آمدنی کم وہ کام نہیں کر رہے ہوتے، اور اس سے ملک کی ترقی رک جاتی ہے۔ چوتھا اثر یہ ہے کہ حکومت ہیں۔ تیسرا اثر یہ ہے کہ ملک کی پیداوار کم ہو جاتی ہے، کیونکہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں نفس کم ہوتی ہے اور وہ مایوسی کا شکار ہو سکتا ہے، جس سے سماجی مسائل پیدا ہو سکتے کر سکتا، اور اس سے غربت بڑھتی ہے۔ دوسرا اثر یہ ہے کہ بے روزگاری سے انسان کی عزت شخص کی آمدنی ختم ہو جاتی ہے، جس سے وہ اپنی اور اپنے خاندان کی حاجتیں پوری نہیں کریں۔ جواب: بے روزگاری کے معاشرے پر کئی برے اثرات پڑتے ہیں۔ پہلا اثر یہ ہے کہ بے روزگار سوال: بے روزگاری کے معاشرے پر اثرات بیان

کثیر الانتخابی سوالات

ب کام چاہنے والوں کو کام ملنا ج صرف کاروبار د صرف حکومت درست جواب: ب

روزگار کا مطلب کیا ہے؟ الف صرف نوکری

نہ چاہنا ب کام چاہنے والے کو کام نہ ملنا ج کام چھوڑنا د ریٹائر ہونا درست جواب: ب

بے روزگاری کیا ہے؟ الف کام

ہے؟ الف قیمت سے ب موسم یا فصل سے ج ٹیکس سے د بینک سے درست جواب: ب

موسمی بے روزگاری کس سے بدلتی

موسم ب مہارت اور کام کی ضرورت میں فرق ج قیمت د ٹیکس درست جواب: ب

ساختی بے روزگاری کا سبب کیا ہے؟ الف

طور پر کام مل جائے ج سب سرکاری ملازم ہوں د سب کاروبار کریں درست جواب: ب
مکمل روزگار کا مطلب کیا ہے؟ الف کوئی بے روزگار نہ ہو ب کام چاہنے والوں کو عام

باب 10: تجارت

تجارت سے ملک وہ چیزیں حاصل کر سکتا ہے جو وہ خود سستی یا اچھی نہیں بنا سکتا۔
کے اندر ہوتی ہے، اور بین الاقوامی تجارت مختلف ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ بین الاقوامی
تجارت اشیا اور خدمات کا تبادلہ ہے۔ اندرونی تجارت ایک ملک

اہم نکات

برآمد وہ چیزیں ہیں جو ملک باہر بھیجتا ہے، اور درآمد وہ چیزیں ہیں جو ملک باہر سے لاتا ہے۔

تجارتی توازن برآمد اور درآمد کے فرق کو بتاتا ہے۔

تجارت سے مقابلہ بڑھتا ہے، قیمت کم ہو سکتی ہے، اور انتخاب زیادہ ہوتا ہے۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

کپڑا خریدتا ہے، اور ایک دکاندار کپڑا بیچ کر گندم خریدتا ہے، اور یہی تبادلہ تجارت کہلاتا ہے۔
ہے، اور وہ چیز دے سکے جو اس کے پاس زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر ایک کسان گندم بیچ کر
بیچتے ہیں۔ تجارت کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص وہ چیز حاصل کر سکے جو اس کے پاس نہیں
اور خدمات کا تبادلہ ہے، جس میں خریدار اور بیچنے والا ایک دوسرے سے چیزیں خریدتے اور

سوال: تجارت کیا ہے؟ جواب: تجارت اشیا

غیر ملکی کرنسی خرچ کرنی پڑتی ہے، اس لیے دونوں کا توازن ملک کی معیشت کے لیے اہم ہے۔
 لاتا ہے تو وہ درآمد ہو گی۔ درآمد سے ملک کو غیر ملکی کرنسی ملتی ہے، جبکہ درآمد کے لیے
 طور پر اگر پاکستان کپڑا باہر بھیجتا ہے تو وہ درآمد ہو گی، اور اگر پاکستان باہر سے مشینیں
 ملک کو بھیجتا ہے، جبکہ درآمد وہ چیزیں ہیں جو ایک ملک دوسرے ملک سے لاتا ہے۔ مثال کے
 سوال: درآمد اور درآمد میں کیا فرق ہے؟ جواب: درآمد وہ چیزیں ہیں جو ایک ملک دوسرے

ہے تو اس کا تجارتی توازن بیس ارب روپے فاضل ہو گا، اور یہ صرف سمجھانے کی مثال ہے۔
 طور پر سو ارب روپے کی چیزیں باہر بھیجتا ہے اور اسی ارب روپے کی چیزیں باہر سے لاتا
 سے زیادہ ہو تو تجارتی توازن منفی یا خسارہ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک ملک فرضی
 ہے۔ اگر درآمد درآمد سے زیادہ ہو تو تجارتی توازن مثبت یا فاضل کہلاتا ہے، اور اگر درآمد درآمد
 سوال: تجارتی توازن کیا ہے؟ جواب: تجارتی توازن درآمد اور درآمد کے فرق کو بتاتا

سے وہ مشینیں لا سکتا ہے جو وہ خود نہیں بنا سکتا، جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوتا ہے۔
 کے طور پر اگر ایک ملک میں کپاس زیادہ پیدا ہوتی ہے تو وہ کپڑا باہر بیچ سکتا ہے، اور باہر
 زیادہ ہوتا ہے، قیمت کم ہو سکتی ہے، اور مقابلہ بڑھتا ہے جس سے معیار بہتر ہوتا ہے۔ مثال
 بنا سکتا، اور وہ چیزیں بیچ سکتا ہے جو وہ اچھی اور سستی بنا سکتا ہے۔ اس سے انتخاب
 کا فائدہ یہ ہے کہ ہر ملک وہ چیزیں حاصل کر سکتا ہے جو وہ خود سستی یا اچھی نہیں

سوال: بین الاقوامی تجارت کا فائدہ کیا ہے؟ جواب: بین الاقوامی تجارت

کی تقسیم بہتر ہوتی ہے اور ہر علاقے کو وہ چیزیں مل جاتی ہیں جو اس کے پاس نہیں ہیں۔
 تجارت ہو گی، کیونکہ دونوں ایک ہی ملک میں ہیں۔ اندرونی تجارت سے ملک کے اندر وسائل
 مثال کے طور پر اگر پنجاب کا کسان گندم سندھ کے دکاندار کو بیچتا ہے تو یہ اندرونی
 ایک شہر سے دوسرے شہر، یا ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں چیزوں کی خرید و فروخت۔

تجارت کیا ہے؟ جواب: اندرونی تجارت وہ تجارت ہے جو ایک ملک کے اندر ہوتی ہے، جیسے

سوال: اندرونی

طویل سوالات اور مکمل جوابات

دونوں تجارتوں کا مقصد ایک ہی ہے، یعنی تبادلہ، مگر ان کے طریقے اور مشکلات مختلف ہیں۔ تجارت ہے، جبکہ پاکستان سے چین کو کپڑا بھیجنا بین الاقوامی تجارت ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ میں ایسی پابندیاں کم ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر پنجاب سے سندھ گندم بھیجنا اندرونی کہ بین الاقوامی تجارت میں حکومت ٹیکس اور پابندیاں لگا سکتی ہے، جبکہ اندرونی تجارت اور ثقافت مختلف ہوتی ہے، جس سے تجارت میں مشکلات آ سکتی ہیں۔ چوتھا فرق یہ ہے میں زبان، قانون اور ثقافت ایک جیسی ہوتی ہے، جبکہ بین الاقوامی تجارت میں زبان، قانون ہیں اور کرنسی کی قیمت بدلنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ اندرونی تجارت ہی کرنسی استعمال ہوتی ہے، جبکہ بین الاقوامی تجارت میں مختلف کرنسیاں استعمال ہوتی تجارت مختلف ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ اندرونی تجارت میں ایک کئی فرق ہیں۔ پہلا فرق یہ ہے کہ اندرونی تجارت ایک ملک کے اندر ہوتی ہے جبکہ بین الاقوامی بین الاقوامی تجارت کا فرق بیان کریں۔ جواب: اندرونی تجارت اور بین الاقوامی تجارت میں سوال: اندرونی اور

کرنے کے لیے حکومت کو مقامی صنعت کی حفاظت اور تجارت کے توازن کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس کے مقامی کارخانے بند ہو سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی تجارت کے فوائد حاصل کے طور پر اگر ایک ملک باہر سے سستی چیزیں لاتا ہے تو اس کے صارفین کو فائدہ ہوتا ہے، مگر الاقوامی تجارت میں کرنسی کی قیمت بدلنے اور سیاسی حالات بدلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مثال صنعت کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور لوگ بے روزگار ہو سکتے ہیں۔ تیسرا نقصان یہ ہے کہ بین

وہ ملک اس کی کمزوری کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ سستی درآمد سے مقامی نقصانات بھی ہیں۔ پہلا نقصان یہ ہے کہ اگر ایک ملک دوسرے ملک پر زیادہ انحصار کرے تو کے مطابق پیداوار کر سکتا ہے، جس سے پیداوار زیادہ اور سستی ہوتی ہے۔ مگر اس کے کچھ سے قیمت کم ہو سکتی ہے اور معیار بہتر ہو سکتا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر ملک اپنی مہارت جو وہ خود نہیں بنا سکتا، جس سے انتخاب زیادہ ہوتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ مقابلہ بڑھنے الاقوامی تجارت کے کئی فوائد ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ ہر ملک وہ چیزیں حاصل کر سکتا ہے سوال: بین الاقوامی تجارت کے فوائد اور نقصانات بیان کریں۔ جواب: بین

کثیر الانتخابی سوالات

ب اشیا اور خدمات کا تبادلہ ج صرف بیچنا د صرف ذخیرہ کرنا درست جواب: ب

تجارت کا مطلب کیا ہے؟ الف صرف خریدنا

کیا ہے؟ الف باہر سے لانا ب باہر بھیجنا ج ذخیرہ کرنا د ضائع کرنا درست جواب: ب

برآمد

کیا ہے؟ الف باہر بھیجنا ب باہر سے لانا ج پیدا کرنا د استعمال کرنا درست جواب: ب

درآمد

کیا بتاتا ہے؟ الف قیمت ب برآمد اور درآمد کا فرق ج آمدنی د ٹیکس درست جواب: ب

تجارتی توازن

تجارت سے انتخاب کیا ہوتا ہے؟ الف کم ب زیادہ ج برابر د ختم درست جواب: ب

باب 11: بینک اور مالیاتی نظام

مالیاتی نظام کی نگرانی کرتا ہے، اور تجارتی بینک عام لوگوں اور کاروبار کو خدمات دیتے ہیں۔
بچت محفوظ رکھتا ہے، قرض دیتا ہے، اور ادائیگیوں میں مدد کرتا ہے۔ مرکزی بینک ملک کے
بینک وہ ادارہ ہے جو لوگوں کی

اہم نکات

بینک میں جمع رقم محفوظ رہتی ہے اور اس پر منافع بھی مل سکتا ہے۔
قرض کاروبار اور گھر بنانے میں مدد دیتا ہے، مگر اسے واپس کرنا بھی ضروری ہے۔
مرکزی بینک شرح سود اور کرنسی کے نظام پر اثر ڈالتا ہے۔

مختصر سوالات اور مکمل جوابات

ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے میں بھی مدد کرتا ہے، جس سے تجارت آسان ہو جاتی ہے۔
چاہیں تو وہ بینک سے قرض لے سکتا ہے۔ بینک چیک، کارڈ اور آن لائن ادائیگی کے ذریعے پیسے
تو وہ محفوظ رہتی ہے اور اس پر منافع بھی مل سکتا ہے، اور جب اسے کاروبار کے لیے پیسے
ادائیگیوں میں مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص اپنی آمدنی بینک میں جمع کرتا ہے
سوال: بینک کیا کرتا ہے؟ جواب: بینک لوگوں کی بچت محفوظ رکھتا ہے، قرض دیتا ہے، اور

قرض مہنگا ہو جائے اور خریداری کم ہو جائے، جس سے قیمتوں میں اضافہ کم ہو سکتا ہے۔
ملک میں قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے تو مرکزی بینک شرح سود بڑھا سکتا ہے تاکہ
تجارتی بینکوں کی نگرانی کرتا ہے تاکہ وہ محفوظ طریقے سے کام کریں۔ مثال کے طور پر اگر
کے پورے مالیاتی نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ نوٹ جاری کرتا ہے، شرح سود طے کرتا ہے، اور
سوال: مرکزی بینک کیا ہے؟ جواب: مرکزی بینک وہ بینک ہے جو ملک

کی تنخواہ بینک کے ذریعے دے سکتی ہے۔ یہ بینک مرکزی بینک کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔
 سکتا ہے، ایک دکاندار اپنے کاروبار کے لیے قرض لے سکتا ہے، اور ایک فیکٹری اپنے مزدوروں
 ادائیگیوں میں مدد کرنا۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم اپنا کھاتہ تجارتی بینک میں کھول
 لوگوں اور کاروبار کو خدمات دیتا ہے، جیسے کھاتے کھولنا، بچت محفوظ رکھنا، قرض دینا، اور
 سوال: تجارتی بینک کس کو خدمات دیتا ہے؟ جواب: تجارتی بینک عام

ناکام ہو جائے تو وہ قرض کے بوجھ تلے دب سکتا ہے، اس لیے قرض سوچ سمجھ کر لینا چاہیے۔
 لیتا ہے اور کاروبار کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ قرض آسانی سے واپس کر دے گا، مگر اگر کاروبار
 تو قرض واپس کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص کاروبار کے لیے قرض
 مگر قرض کا خطرہ یہ ہے کہ اسے سود کے ساتھ واپس کرنا پڑتا ہے، اور اگر آمدنی کم ہو جائے
 گھر بنایا جا سکتا ہے، اور تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے، چاہے اس وقت پیسے موجود نہ ہوں۔
 فائدہ اور خطرہ کیا ہے؟ جواب: قرض کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے،
 سوال: قرض کا

ہو سکتی ہے، مگر بینک میں رکھنے سے وہ محفوظ رہتی ہے اور اس پر منافع بھی ملتا ہے۔
 کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص اپنی آمدنی گھر میں رکھتا ہے تو وہ ضائع
 کہ جب ضرورت پڑے تو رقم آسانی سے نکالی جا سکتی ہے، اور بینک کے ذریعے ادائیگی بھی
 ہے، اور اس پر منافع بھی مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بینک میں بچت سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے
 بینک میں بچت کا فائدہ یہ ہے کہ رقم محفوظ رہتی ہے، چوری یا ضائع ہونے کا خطرہ کم ہوتا
 سوال: بینک میں بچت کا فائدہ کیا ہے؟ جواب:

طویل سوالات اور مکمل جوابات

ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بینک صرف رقم رکھنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ معیشت کا ایک اہم ستون ہے۔ بچت سے دوسرے کاروبار کو قرض دیتا ہے، اور اس طرح پیسہ معیشت میں گردش کرتا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک دکاندار اپنی بچت بینک میں رکھتا ہے، بینک اس سے چوتھا کام یہ ہے کہ بینک غیر ملکی کرنسی کا تبادلہ کرتا ہے، جس سے بین الاقوامی تجارت ادائیگی کے ذریعے پیسے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا، جس سے تجارت آسان ہو جاتی ہے۔ تیسرا کام یہ ہے کہ بینک ادائیگیوں میں مدد کرتا ہے، جیسے چیک، کارڈ اور آن لائن جا سکتا ہے، اور تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے، اور یہ قرض معیشت کو آگے بڑھانے میں مدد ہے۔ دوسرا کام یہ ہے کہ بینک قرض دیتا ہے، جس سے کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے، گھر بنایا لوگوں کی بچت محفوظ رکھتا ہے، تاکہ وہ رقم ضائع یا چوری نہ ہو، اور اس پر منافع بھی دیتا کریں۔ جواب: بینک کے کئی کام ہیں، اور یہ سب معیشت کے لیے اہم ہیں۔ پہلا کام یہ ہے کہ بینک سوال: بینک کے کام بیان

یہ ہے کہ دونوں بینک ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، مگر ان کے کام اور مقصد مختلف ہیں۔ اسٹیٹ بینک ہے اور تجارتی بینک وہ بینک ہیں جن میں عام لوگ کھاتے کھولتے ہیں۔ نتیجہ بینک مرکزی بینک کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں مرکزی بینک کہ مرکزی بینک تجارتی بینکوں کی نگرانی کرتا ہے اور انہیں قرض بھی دیتا ہے، جبکہ تجارتی بھی ہوتا ہے، کیونکہ وہ قرض پر سود لیتا ہے اور بچت پر کم منافع دیتا ہے۔ چوتھا فرق یہ ہے کہ نہیں ہوتا بلکہ معیشت کو مستحکم رکھنا ہوتا ہے، جبکہ تجارتی بینک کا مقصد منافع کمانا بینک کے نوٹوں کا استعمال کرتا ہے۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ مرکزی بینک کا مقصد منافع کمانا جاری کرتا ہے اور شرح سود طے کرتا ہے، جبکہ تجارتی بینک نوٹ جاری نہیں کرتا بلکہ مرکزی بین اور عام لوگوں اور کاروبار کو خدمات دیتے ہیں۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ مرکزی بینک نوٹ ملک میں ایک ہوتا ہے اور پورے مالیاتی نظام کی نگرانی کرتا ہے، جبکہ تجارتی بینک کئی ہوتے

کریں۔ جواب: مرکزی بینک اور تجارتی بینک میں کئی فرق ہیں۔ پہلا فرق یہ ہے کہ مرکزی بینک

سوال: مرکزی بینک اور تجارتی بینک کا فرق بیان

کثیر الانتخابی سوالات

محفوظ رکھنا اور قرض دینا ج صرف ٹیکس لینا د صرف تجارت کرنا درست جواب: ب

بینک کا بنیادی کام کیا ہے؟ الف صرف نوٹ چھاپنا ب بچت

نظام کی نگرانی کرتا ہے ج صرف قرض دیتا ہے د صرف بچت لیتا ہے درست جواب: ب

مرکزی بینک کیا کرتا ہے؟ الف عام کھاتے کھولتا ہے ب مالیاتی

لوگوں اور کاروبار کو ج صرف مرکزی بینک کو د صرف غیر ملکیوں کو درست جواب: ب

تجارتی بینک کس کو خدمات دیتا ہے؟ الف صرف حکومت کو ب عام

خطرہ کیا ہے؟ الف منافع ب واپسی کی ذمہ داری ج بچت د قیمت درست جواب: ب

قرض کا

ہونا ب رقم محفوظ رہنا اور منافع ملنا ج رقم کم ہونا د رقم بند ہونا درست جواب: ب

بینک میں بچت کا فائدہ کیا ہے؟ الف رقم ضائع

دہرائی کی فہرست

باب 1: کمیابی، انتخاب، مثبت اور معیاری معاشیات۔

باب 2: افادہ، تقلیل افادہ، صارف کا توازن، عدم ترجیح۔

باب 3: متغیر، مستقل، مساوات، جدول بندی۔

باب 4: طلب، قانون طلب، لچک۔

باب 5: رسد، قانون رسد، لچک۔

باب 6: منڈی، توازن قیمت۔

باب 7: قیمتی نظام۔

باب 8: قومی آمدنی، فی کس آمدنی۔

باب 9: روزگار، بے روزگاری۔

باب 10: تجارت، برآمد، درآمد۔

باب 11: بینک، مرکزی بینک، تجارتی بینک۔